امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

خودکشی کا علاج

رسالہ [illegible]

پیشکش: [illegible]

خودکشی کے [illegible] ص ۹
[illegible] ص ۱۴
[illegible] ص ۳۴
۱۶ [illegible] ص ۴۲
[illegible] ص ۶۵
[illegible] ص ۶۹
[illegible] کا علاج ص ۷۸
[illegible] ص ۷۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خُود کُشی کا علاج

شاید نَفْس رُکاوٹ ڈالے مگر آپ یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی اجتماع (۹،۱۰،۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ احمد رضا ابن عطاؔر عفی عنہ﴾

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (فرائض وغیرہ کے علاوہ) میں اپنا سارا وَقت دُرود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کیلئے کفّارہ ہوجائے گا۔

(ترمذی ج۴ص ۲۰۷ رقم الحدیث ۲۴۶۵ مطبوعہ دارلفکر)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

لائیں گے میری قَبر میں تشریف مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم عادت بنا رہا ہوں دُر و دسلام کی

زبردست جنگجو

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونین، رَحمتِ دارَین، غمزدوں کے دِلوں کے چین، نانائے حَسنَین صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہما کے ساتھ ہم (غزوۂ) حُنَین میں حاضِر ہوئے، تو اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جسے مسلمان بتایا جاتا تھا کے بارے میں فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ پھر جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بَہُت شِدّت سے لڑا اور اُسے زَخْم لگ گیا۔ کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اُس نے آج شدید قِتال کیا ہے اور مرگیا۔ تو نبیٔ اکرم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ جہنم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض مسلمان (حیرت میں) پڑجاتے کہ دَریں اَثنا (یعنی اتنے میں) کسی نے کہا، وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زَخْم لگا تھا اور جب رات ہوئی تو اُس نے زَخْم کی تکلیف پر صَبر نہ کیا اور خود کُشی کرلی۔

چُنانچہ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ عزّ وجلّ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کو حُکم فرمایا کہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا ''جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہوگا اور (بے شک) اللہ تعالیٰ اِس دین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروادیتا ہے۔ (صحیح مُسلم شریف رقم الحدیث ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت بخاری شریف ۳۰۶۲)

اس جنگجو کے دوزخی ہونے کے دو اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عنِ العیوب عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم نے کُفّار کے ساتھ نہایت بے جگری کے ساتھ لڑنے والے زبردست جنگجو کو جہنمی قرار دیا اُس کا ایک ظاہری سبب خودکُشی اور دوسرا باطنی سبب مُنافِق ہونا تھا۔ جیسا کہ شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیّدُنا مُحیُ الدّین یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی، خطیب بغدادی رحمۃ اللہ الہادی کے حوالے سے فرماتے ہیں، ''خودکُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا۔'' (شرح صحیح مُسلم لِلنّووی علیہ رحمۃ القوی ج ۱ ص ۷۰ ط، دارالفکر)

قَبولیّت کا دارومدار خاتمے پرھے

معلوم ہوا کہ بظاہر کوئی کتنی ہی عبادت و رِیاضت کرے، دِین کی خوب تبلیغ وخدمت کرے، لیکن اگر دِل میں مُنافقت اور میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتمے کا بہت عمل دَخل ہے، چُنانچہ حدیثِ پاک میں '' اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم '' یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۴۲۴ رقم الحدیث ۲۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

جنّت حرام ھوگئی

نبیِّ کریم، رؤوفٌ رَّحیم علیہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ و التَّسْلِیْم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے، ''تم سے پہلی اُمّتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا۔ (جب اس میں سخت تکلیف ہونے لگی) تو اس نے اپنے تَرکش (یعنی تیردان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا، جس سے خوب بہنے لگا اور رُک نہ سکا یہاں تک کہ اِس سبب سے وہ ہلاک ہوگیا، تمہارے ربّ عزّ وجلّ نے فرمایا، ''میں نے اس پر جنّت حرام کردی۔'' (صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۸۰ (۱۱۳) ص ۷۱ دارابن جزم بیروت)

اِس حدیث کی شَرح میں شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ علّامہ نَوَوِی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''حدیثِ پاک سے یہ نتیجہ اَخذ کیا جائے گا کہ اس نے جلدی مرنے (یعنی خودکُشی) کیلئے یا بغیر کسی مَصلحت کے ایسا کیا (اِسی وجہ سے اس پر جنّت حرام فرمائی گئی) اور نہ فائدے کے غالِب گمان کی صورت میں عِلاج ودَوا کیلئے پھوڑا، ورنہ چیرنا حرام نہیں۔ (شرح مسلم لِلنّووی علیہ رحمۃ القوی ج ۲ ص ۱۲۷ داراحیاء التراث العربی بیروت)

خود کُشی کا معنیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! خودکشی کا معنیٰ ہے، ''خودکو ہلاک کرنا'' خودکُشی گناہِ کبیرہ وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ ۵ سورۃُ النّساء آیت نمبر ۲۹ اور ۳۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یاَیھاالذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الاان تکون تجارۃ عن تراض مّنکم ^وقف^ ولاتقتلوا انفسکم ^ط^ ان اللّٰہَ کَان بکم رحیما ومن یّفعل ذٰلک عدوانا وظلما فسوف نصلیه نارا ^ط^ وکان ذٰلک علی اللّٰہ یسیرًا (پ۵ سورۃ النّساء، آیت ۲۹ ، ۳۰)

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمام اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعَت، عالمِ شرِیعت ، پیرِطریقت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرت علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شہرہ آفاق ترجمہ ٔ قرآن کنزُالایمان میں اس کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو ! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سَودا تمہاری باہَمی رِضامندی کا ہو۔ اوراپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ عزوجل تم پر مہربان ہے اور ظلم وزیادَتی سے ایسا کرے گا توعنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ عزوجل کوآسان ہے۔

اِن آیاتِ مبارَکہ کے تَحت حضرتِ علامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ''خزائنُ الْعِرفان'' میں فرماتے ہیں، اس آیت سے خودکشی کی حُرمت (یعنی حرام ہونا بھی) ثابت ہوا اور نَفْس کا اتِّباع کرکے حرام (کام) میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

پارہ ۲ سورۃ البَقَرہ آیت نمب ۹۵ میں ارشادِ ربانی ہے۔

وانفقوا فی سبیلِ اللّٰہ ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۚ واحسنوا ۚ ان اللّٰہ یحبّ المحسنِینَ

ترجمۂ کنزالایمان : اور اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ۔ بیشک بھلائی والے اللہ عزّ وجلّ کے محبوب ہیں۔ (پ اوّل البقرۃ ۱۹۵)

اِس آیتِ مقدّسہ کی تفسیر ''خزائنُ العِرفان'' میں یوں ہے، ''راہِ خدا عزّ وجلّ میں اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں خرچ) کا ترک بھی سببِ ہلاکت ہے اور اِسراف بے جا (یعنی بے جا فُضول خرچی) بھی اور اِسی طرح اور چیزیں بھی جو خطرہ و ہلاکت کا باعِث ہوں (ان) سے باز رَہنے کا حکم ہے، حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زَہر کھانا یا کسی طرح خود کُشی کرنا۔''

خود کُشی کے اَعداد و شُمار

افسوس ! آج کل خودکشی کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا جا رہا ہے۔ایک اخباری رَپورٹ میں ہے، جِنّاح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر کے فراہم کردہ اَعداد و شُمار کے مطابق 1985ء میں 35 افراد نے خودکشی کی تھی اور اس تعداد کے بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 2003ء میں 930 افراد نے خودکشی کی۔ان وارِداتوں کا دَردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر عمر 16 سے 30 سال کے درمیان تھی۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی رَپورٹ کے مطابق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون 2004ء کے عرصے میں 1103 اَفراد نے خودکشی کی کامیاب اور ناکام کوششیں کیں، ان میں بچّوں کا تناسُب 46.5 فیصد تھا۔گویا آدھوں آدھ بچّے تھے۔ان بچوں نے خودکشی کیلئے جو طریقے اختیار کئے وہ یہ ہیں: 21 نے زَہریلی گولیاں کھائیں، 11 نے زَہر کھایا، 8 پھندے سے جھول گئے، 2 نے خود کو آگ لگادی، ایک نَہر میں کود گیا، 9 نے خود کو گولی مارلی، 2 نے تیزاب پیا اور ایک نے شہ رگ کاٹ لی۔ یہ وہ اَعداد و شُمار ہیں جو اِنتِظامیہ یا (اخبار والوں) کی نظروں میں آگئے ورنہ بَہت ساری وارِداتیں چُھپا دی جاتی ہیں۔

خود کُشی کے بعض اسباب

عُموماً گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور اپنی پسند کی شادی میں رُکاوٹوں یا امتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (یعنی Tension) کے باعث بعض انتہائی غُصیلے اور جذباتی بدنصیب افراد خودکشی کر ڈالتے ہیں۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر اُن کو　　نفس کے واسطے غُصّہ جو کیا کرتے ہیں

خود کشی کے پانچ دردناک وارداتیں

بعض وارِداتیں رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، چُنانچہ خودکشی کی پانچ خبریں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:

☆ ''روزنامہ جانباز کراچی'' (جُمعرات 5 اگست 2004ء) ماں نے بیٹے کو دولہا بنایا، بارات رُخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کے تمام تالوں پر چابیاں لگا کر زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کر کے نَہر میں چھلانگ لگادی اور دو دِن بعد لاش ملی۔

☆ ''روزنامہ جُرأت'' (جُمعرات 10 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ 6 ماہ قبل شادی ہوئی تھی، نُوبیَاہتا دُلہن روٹھ کر میکے چلی گئی تھی، بیوی کا فِراق برداشت نہ کرنے کی بِنا پر دولھا نے خود کو گولی مار لی۔

☆ ''روزنامہ اِنتخاب'' (جُمعرات 28 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

☆ ''روزنامہ نوائے وقت'' (جُمعرات 5 اگست 2004ء) کی دو خبریں ہیں،

...... ڈِگری (سندھ) میں شادی نہ کرانے پر نوجوان پھانسی چڑھ گیا۔

...... باپ نے غُصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگادی۔

...... چند ماہ قبل اِسی علاقے میں ایک اور لڑکے نے بُلند عمارت سے کُود کر خودکُشی کر لی تھی۔

خبروں سے نام نکال دینے کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! مسلمانوں کو مرنے کے بعد اچھائی کے ساتھ یاد کرنے کا حدیثِ پاک میں حُکم ہے لہٰذا خبروں سے نام نکال دیئے ہیں کیونکہ شناخت کے ساتھ مسلمان کی خودکشی کا بلاضرورتِ شَرعی تذکرہ اُس کی آبروریزی ہے جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایک اَن پڑھ آدمی بھی اِس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ نام و شناخت کے ساتھ خودکُشی کی خبر مُشتَہَر کرنے سے مَیِّت کی آبروریزی کے ساتھ ساتھ اُس کے اہلِ خاندان بھی سخت دِل آزاری ہوتی ہے۔ کاش! ہمارے اخبارات والے مسلمان بھائی اِس عظیم گناہِ عظیم سے تائب ہو کر آئندہ باز رہنے کی ترکیب بنالیں۔ کبھی آپ علاقے یا خاندان میں بھی معاذَ اللہ عزّوجلّ کوئی خودکشی کر بیٹھے تو بلا اجازتِ شرعی کسی کو مت بتایا کریں اگر کبھی یہ گناہ کر بیٹھے ہیں تو توبہ کے شَرعی تقاضے پورے کر لیجئے۔ ہاں شناخت بتائے بغیر خودکشی کرنے والے کا اِس طرح تذکرہ کرنا جائز ہے کہ مخاطب پہچان نہ سکے۔

مجرم ہوں دل سے خوفِ قِیامت نکال دو ۔۔۔ پردہ گناہ گار کے عیبوں پہ ڈال دو

ہر دو منٹ میں خود کشی کی تین وارداتیں!

گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخرت کے مُعاملے میں جَہالت کے سبب افسوس ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں خودکشی کا رُجحان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ایک اخباری رَپورٹ کے مطابق اگست 2004ء میں پاکستان خودکشی کی 68 وارِداتیں ہوئیں جن میں بابُ المدینہ کراچی کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃ الاولیائے ملتان والوں کا آیا۔ اُسی اَخبار کے مطابِق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے۔

کیا خودکشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟

خودکُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چھوٹ جائے گی حالانکہ اِس سے جان چھوٹنے کی بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت عزّ وجل کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتا ہے۔ خدا عزّ وجل کی قَسم! خودکشی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے، ''جو شخص جس چیز کے ساتھ خودکُشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔''

(صحیح بخاری شریف رقم الحدیث ۶۶۵۲ ج ۴ ص ۲۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آگ کے ہَتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ضَحّاک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربِّ العِباد عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو اسے جہنم کی آگ میں میں اُسی ہتھیار سے سخت عذاب دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۵۹ رقم الحدیث ۱۳۶۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

گلا گھُوٹنے کا عذاب

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۵۹۰ رقم الحدیث ۵۹۵۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

زخم و زہر کے ذریعے عذاب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیّدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا اور جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا اور جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔ (صحیح بخاری شریف رقم الحدیث ۵۷۷۸ ج ۴ ص ۴۳ ط دارلکتب العلمیة بیروت)

خودکُشی کو جائز سمجھنا کُفر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں بیان کردہ دائمی (یعنی ہمیشگی والا) عذاب اُس کو ملے گا جو کہ خودکشی کی حُرمت سے واقِف ہونے کے باوُجود حلال سمجھ کر خودکشی کرے گا۔ کیوں کہ حرامِ قطعی کو جان بوجھ کر حلال سمجھنے والا کافِر ہو جاتا ہے۔ اگر خودکشی کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہو تو اُس کے حق میں یہاں دائمی عذاب سے مُراد طویل مدّت تک کا عذاب ہے۔

دائمی عذاب کی صورتیں

اِس حدیثِ مبارَک میں خودکشی کرنے والے کے بارے میں یہ بیان ہے کہ ''ہمیشہ عذاب پاتا رہے گا'' اِس کی شَرح کرتے ہوئے شارحِ صحیح مسلم حضرتِ سیّدُنا مُحی الدّین بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کچھ اقوال ذِکر فرمائے ہیں:۔

۱﴾ جس شخص نے خودکشی کا فِعل حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اُس کو خودکشی کے حرام ہونے کے عِلم تھا تو وہ کافِر ہو جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب پاتا رہے گا۔ کیونکہ قاعِدہ ہے کہ ''حرامِ قطعی کو حلال یا حلالِ قطعی کو حرام سمجھنا کُفر ہے'' جبکہ ان کے حرامِ قطعی اور حلالِ قطعی ہونے کا علم ہو۔ مثلاً شراب پینا حرامِ قطعی ہے تو اب اس کو علم ہے کہ شراب حرام ہے مگر پھر بھی اس کو حلال سمجھ کر پیئے گا تو کافِر ہو جائے گا۔ اِسی طرح زِنا حرامِ قطعی ہے اگر اس کو کوئی حلال سمجھ کر کرے گا تو کافِر ہو جائے گا۔

۲﴾ ہمیشہ عذاب میں رَہنے کے دوسرے معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ طویل مدّت تک عذاب میں رہے گا لہٰذا اگر کسی مسلمان کے بارے میں یہ وارِد ہو کہ وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا تو یہاں یہ معنیٰ لئے جائیں گے کہ طویل مدّت تک عذاب میں رہے گا۔ جیسا کہ مُحاوَرۃً کہا جاتا ہے، ''ایک بار یہ چیز خرید لیجئے ہمیشہ کا آرام ہو جائے گا'' حالانکہ ہمیشہ کا آرام ممکن نہیں تو یہاں اس سے مراد طویل مدّت کا آرام ہے۔ تو اِس حدیثِ پاک میں بھی لمبے عرصے تک کا عذاب مُراد ہے۔ جیسے بطورِ دعا کہا جاتا ہے، خَلَّدَ اللّٰہُ مُلْکَ السُّلْطَان اللہ عزّ وجل بادشاہ کا مُلک ہمیشہ سلامت رکھے گا یہاں مُراد یہی ہے کہ تا دیر قائم رکھے۔

﴾۳﴿ تیسرا قول یہ ہے کہ خودکُشی کی سزا تو یہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر کرم فرمایا اور خبر دے دی کہ جو ایمان پر مرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا (یعنی معاذَ اللہ اگر کوئی گنہگار دوزخ میں گیا بھی تو کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد بالآخر دوزخ سے نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخلِ جنّت کر دیا جائے گا۔) (شرحِ مسلم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۷۹۶ ط دارالفکر)

سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاذَ اللہ عزّوجل کوئی یہ نہ کہہ دے کہ چلو بالآخر چھٹکارا تو مل ہی جائے گا کچھ عرصہ کا عذاب برداشت کر لیں گے، جو ایسا کہے گا وہ عذابِ خداوندی عزّوجل کی تخفیف یعنی اِس کو ہلکا سمجھنے کے باعث کافر ہو جائے گا اور بغیر توبہ مرنے کی صُورت میں ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اللہ عزّوجل کی طرف سے دیا جانے والا عذاب اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ عرصہ تو کیا کوئی برداشت کرے گا، خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصّہ کا عذاب بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔

مؤمن کا قید خانہ

یقیناً خودکُشی جُرمِ عظیم اور اس پر سزائے شدید و عذابِ مزید ہے اگر خدانخواستہ کسی کو خودکُشی کرنے کے وَسوسے آئیں تو اس کو چاہئے کہ بیان کردہ وَعیدات سے عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچہ کیسی ہی پریشانیاں ہوں صَبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔ یاد رکھیئے! حدیثِ پاک میں ہے، **اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ** ''دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنّت ہے۔'' (صحیح مسلم ص ۱۵۸۲ رقم الحدیث ۲۹۵۶ دارابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حضرت مولٰینا جلالُ الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

هَشْت دنیا جنّت آں کُفّاررا اَهلِ ظُلم و فِسق آں اَشراررا

بَهرِ مومِن هَست زِنداں ایں مَقام نیسْتْ زِنداں جائے عَیش و اِحتِشام

''یعنی کافروں، ظالموں، فاسقوں اور شریروں کیلئے یہ دنیا جنّت ہے جبکہ ایمان والوں کیلئے یہ دُنیا جیل خانہ ہے، جیل خانہ عیش و راحت کا مقام نہیں۔''

اللہ عزوجل آزماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کران کے سَیِّئات (یعنی گناہوں) کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا ہے۔ جو مَصائِب وآلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے وہ اللہ عزوجل کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے، چُنانچِہ پارہ دوسرا، سورۃُ البقرہ آیت نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷ میں ارشادِ ربّانی ہے،

ولنبلونکم بشیءٍ مّن الْخوف والجوع ونقصٍ مّن الاموال والانفس والثمرات ط

وبشر الصّٰبرِیْنَ لا الّذین اذا اصابَتهمْ مصیبةٌ لا قالوآ انا لِلّٰهِ وَاِنآ الیه راجعوْن ط

اولئک علیهم صلوت مّن ربهِم ورحمة قف وَاولئک هم المهتدون

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضَرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا اُن صَبْر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم اللہ عزوجل کے مال ہیں اور ہم کو اُس کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ عزوجل کے دُرود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

دُور دنیا کے ہوجائیں رنج و اَلم، مجھ کو مل جائے میٹھے مدینے کا غم
ہو کرم ہو کرم یا خدا عزوجل ہو کرم، واسِطہ اُس کا جو شاہِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم ہے

بے صَبری سے مُصیبت دُور نہیں ہوتی

آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مُظاہَرہ کیا، واوَیلہ مچایا، ناشُکری کے کَلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہوکر معاذَ اللہ عزوجل خودکُشی کی راہ لی، وہ اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہوکر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں میں گرِفتار ہوگیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعہ ہاتھ آنے والا عظیم الشّان ثواب ضائع ہوجاتا ہے جوکہ بذاتِ خود ایک بَہُت بڑی مصیبت ہے۔

مصیبت سے بڑی مصیبت

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مبارَک علیہ رحمۃ اللہ المالک کا فرمانِ عالیشان ہے، ''مصیبت (ابتِداءً) ایک ہوتی ہے (مگر) جب مُصیبت زدہ جَزَع (یعنی بے صَبری اور واوَیلہ) کرتا ہے تو (تو ایک کے بجائے) دو مصیبتیں ہوجاتی ہیں، (۱) ایک تو وُہی مصیبت باقی رَہتی ہے اور دوسری (۲) مصیبت (صبر کرنے پر ملنے والے) اَجر کا ضائع ہوجانا ہے اور یہ (اجر ضائع ہونے والی دوسری مصیبت) پہلی (مصیبت) سے بڑھ کر ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۴۳ ط دارالکتاب العَرَبی بیروت)

یعنی پہلے پَہل مصیبت کا نقصان صِرف دُنیوی ہی تھا مگر صَبر کی صورت میں ہاتھ آنے والے عظیم الشان اجر کا بے صبری کے باعِث ضائع ہوجانا اِس لئے اُس سے بھی بڑی مصیبت ہے کہ اِس میں آخِرت کا بَہت بڑا نقصان ہے۔

کرب وبلا والے شہزادوں رضی اللہ عنہم پر بھی تُو نے دھیان کیا؟ رونا مصیبت کا تُو مت رو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے

تین سو دَرَجات کی بُلندی

حدیث مبارَک میں ہے، ''جس نے مصیبت پر صَبر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچھے صَبر کے ساتھ لوٹا دیا اللہ تبارَک وتعالیٰ اس کے لئے تین سو دَرَجات لکھے گا۔ (الفِردوس بما ٴثور الخطاب ج ۲ ص ۴۱۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

زخمی ہوکر ہنس پڑنا

ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ تو مُصیبت پر ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے مُنْہَمِک (مُن۔ہَ۔مِک) ہوجاتے تھے کہ انہیں مصیبت کی پرواہ ہی نہ رہتی جیسا کہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا فتح مَوصِلی رحمۃ اللہ علیہ کی اَہلیہ مُحترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک مرتبہ زور سے گِریں جس سے ناخُن مبارَک ٹوٹ گیا۔ لیکن دَرد سے کراہنے اور ''ہائے'' ''اُوہ'' وغیرہ کرنے کی بجائے ہنسنے لگیں!! کسی نے پوچھا، کیا زخم میں دَرد نہیں ہو رہا؟ فرمایا، ''صَبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔'' مزید فرمایا، ''اگر تُو واقِعی اللہ عزوجل کو عظمت والا سمجھتا ہے تو اس کی نشانی یہ ہے کہ بیماری میں حَرفِ شِکایت زَبان پر نہ لائے اور مُصیبت آپڑے تو اُسے دوسروں پر ظاہر نہ ہونے دے۔ (کیونکہ بلا ضرورت اس کا اظہار بے صبری کی علامت ہے جیسا کہ آج کل معمولی نزلہ اور زُکام یا دَرد ِسَر بھی ہوجائے تو لوگ ہر ایک کو کہتے پھرتے ہیں۔) (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۸۲ مطبوعۃ انتشارات گنجینہ تہران)

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبر کر، اے مسلماں نہ تُو ڈگمگا صبر کر

لب پہ حَرفِ شکایت نہیں لا صَبر کر، کہ یہی سنّتِ شاہِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم ہے

کاش میں مُصیبت زدہ ہوتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ کیسی ہی مصیبت آجائے اس مصیبت کے بڑے ہونے پر نظر نہ رکھیں بلکہ اس پر ملنے والے ثواب پر غور کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اس طرح صبر کرنا آسان ہوجائے گا اور اگر ہم صَبْر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بروزِ قیامت اس کے عظیم الشان ثواب کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے، جب بروزِ قیامت اہلِ بلا (یعنی دنیا میں جنہوں نے بیماریاں، بے رُوزگاریاں اور پریشانیاں اُٹھائیں ان) کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عافِیت والے (یعنی مالدار، صحت منداور دُنیا میں سُکھ پانے والے لوگ) تمنا کریں گے، کاش! دنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں (اور آج قِیامت میں ہمیں بھی یہ عظیم الشان ثواب مل جاتا۔) (سُنَن التّرمذی ج۴ رقم الحدیث ۲۴۱۰ مطبوعۃ دار الفکر بیروت)

مال و دولت نہ دے، کوئی ثروت نہ دے — چاہے عزّت نہ دے، کوئی شُہرت نہ دے
بلکہ دنیا کی کوئی مُسرَّت نہ دے — تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

روشن قبریں

منقول ہے کہ ''کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو ان کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِسْتِفْسار کیا، کون سی قبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا، دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِین ص ۱۹۷ دار البشائر دِمشق)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گُھپ اندھیری قبر جسے دُنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل وہ میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صَدْ قے پریشان حالوں کیلئے نُور نُور ہو کر جگمگا اُٹھے گا۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا — جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہے
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکر قبر روشن کیجئے — ذات بے شک آپ کی تو منبعِ انوار ہے

جنّت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل مصیبت زَدوں کی قبریں روشن ہوں گی اور جنّت میں مَسکَن بھی ملے گا۔ جنّت کے طلبگار و! اِس حدیثِ پاک کو سینے میں اُتار لو جس میں سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار، شَہنشاہِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جہنم شہوتوں (یعنی نفسانی خواہشوں) سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔ (صحیح بخاری ج۴ ص ۲۴۳ رقم الحدیث ۶۴۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی قافلے میں زِیادہ ثواب کب ملے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال و دولت اور آسائش و راحت کی طلب میں جو گناہ و مَعْصِیَت کرنے سے باز نہیں آتے اُنہیں اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جہنم خواہشات سے ڈھانپی ہوئی ہے اور طرح طرح کی تکالیف آنے کے باوُجود جو صَبر واستِقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کیلئے بشارت ہے کہ جنّت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے، لہٰذا دِین کے مُعاملے میں مثلاً نماز و روزہ وغیرہ کیلئے جتنی تکالیف زیادہ اُٹھانی پڑی اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ راہِ خدا عزوجل میں سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی تکالیف اُٹھانے والوں کا بھی ایسا ہی مُعامَلہ ہے مثلاً کاروباری چھٹّی کے سبب، مسجد میں A.C یا دیگر سہولیات کے باعِث یا کسی دوسرے اسلامی بھائی نے اَخراجات دیدیئے اس وجہ سے مدنی قافلے میں سفر کیا تو تکلیف کم ہونے کی صورت میں ثواب میں بھی کمی آئے گی اور اگر کاروبار زوروں پر ہونے کے باوُجود دُکان بند کر کے اپنے ذاتی خرچ پر سخت گرمیوں میں ایسے دَیہات میں مدنی قافلے کے ساتھ سفر کر کے گیا جہاں پنکھوں کا بھی دُرست اِنتِظام نہ ہو، وُضو کے پانی کی بھی قلّت ہو تو ایسے مدنی قافلے کے خوش نصیب مُسافر کو صَبر کرنے پر ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔

پیارے بھائی! معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے! دیکھ حُسین رضی اللہ عنہ نے دِین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

گناہوں کے سبب بھی مصیبت آتی ھے

مصیبت آنے پر دِل کو اللہ عزوجل سے ڈرانے، صَبر پر اِستِقامت پانے اور غَلَط قدم اُٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و اِستِغفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ ہم پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتوت ہیں جیسا کہ پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی ۳۰ آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے،

وَمَآ اَصَابَکُم مِّن مُّصِیبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیرٍ ط

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (پ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی ۳۰)

تکلیف میں گناہوں کا کَفّارہ بھی ہے

اس آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرتِ صدرُ الافاضِل مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی خزائنُ العِرفان شریف میں فرماتے ہیں، ''یہ خِطاب اُن مؤمنینِ مُکلَّفین سے ہے جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اُس کے رَفعِ دَرَجات (یعنی بلندیٔ دَرَجات) کیلئے ہوتی ہے۔''

ضُرّ کو جِسْم جو بیمار ہے تشویش نہ کر　　　یہ مرض تیرے گناہوں کا مٹا جاتا ہے

میں نے تو کسی کو نقصان نہیں پہنچایا !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جب بھی مصیبت آئے ہمیں گھبرا کر ربُّ العٰلمین جلّ جلالہٗ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کرکے خوب توبہ واستِغفار کرنا چاہئے۔ معاذَ اللہ عزّوجلّ زَبان تو زبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہئے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں آخر ''کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!'' ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجزی بھرا مَدَنی ذِہن بنایئے، اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خدائے ذوالجلال عزّوجلّ کا شکر ادا کیجئے کہ میں تو سخت ترین مجرم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی مصیبت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہُت ہی سستا چھوٹ رہا ہوں، ورنہ دُنیا کے بجائے آخِرت میں جہنم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا　　　میں تو جاتا مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے نہ دیا

آگ کے بدلے خاک

ایک بار ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر کسی نے طَشت بھر کر خاک ڈال دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کپڑوں سے اُس خاک کو جھاڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کیا۔ لوگوں نے عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شُکر کس بات کا ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا، جو آگ میں ڈالے جانے کا مُستحق ہو (یعنی جس کے سَر پر آگ ڈالنا چاہئے) اگر اُس کے سر پر فقط خاک ڈال دینے پر اِکتِفا کیا جائے تو کیا یہ شُکر کا مقام نہیں۔ (ماخوذ از: کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۰۵ کتب خانہ ملی ایران)

جب بھی مصیبت آئے نظر آخِرت پہ ہو　　　سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ! مَدَنی ذِہن دو مَدَنی خیال دو

صَبْر کا طریقہ

غم غلط کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اَنبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام اور خُصوصاً سیّدُ الانبیاء، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنے والے مصائب و آلام یاد کیے جائیں۔ چُنانچہ مَیدانِ طائف میں زخمی ہونے والے مظلوم آقا اور میٹھے میٹھے معصوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے، ''جسے کوئی مصیبت پہنچے اُسے چاہئے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے کہ بے شک وہ (میری مصیبت) اَعْظَمُ الْمَصائب (یعنی سب مصیبتوں سے بڑھ کر) ہے۔'' (جامع الاحادیث للسیوطی ج ۷ ص ۱۲۵ رقم الحدیث ۲۱۳۳۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

دُکھ دَرد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے جس وقت تصوُّر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے

ہرگز ایسے الفاظ زَبان پر نہیں لانے چاہئیں کہ ہم اِتنی بڑی مصیبت کے قابل نہیں تھے، اللہ عزوجل نے ہماری طاقت سے بھی زیادہ ہم پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ ایسا کہنا کُفر ہے، اس لئے کہ اللہ عزوجل کسی پر اُس کی طاقت سے زِیادہ بوجھ ڈالتا ہی نہیں جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آخِری آیت میں ارشادِ ربّانی ہے،

لایکلّف اللّٰہ نفسا الا وسعھا (پ ۳ البقرۃ آیت ۲۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ عزوجل کسی کو اس کی وُسعت سے زِیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

آگ لگ جائے خوشیوں کے سامان کو بس ترے غم میں روتا رہوں زار زار

تکلیف زِیادہ تو ثواب بھی زِیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبت پھر مصیبت ہے چاہے کتنی ہی چھوٹی ہو وہ بڑی ہی محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً نَزلہ بہت چھوٹی بیماری ہے مگر جس کو ہو جائے وہ یہی سمجھتا ہے کہ مجھ پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اور جس کو کینسر ہو جائے تو وہ بے چارہ بالکل ہی دِل چھوڑ دیتا ہے حالانکہ ہر ایک کو ہمّت رکھنی چاہئے۔ نَزلہ والا ہو یا کینسر والا سب کو ایک دِن مرنا، اندھیری قبر میں اُترنا اور حسابِ اعمال کے مراحِل سے گزرنا ہے۔ دُنیا میں تکلیف جتنی شدید اُتنا ثواب بھی مزید ہوگا۔ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بڑا ثواب بڑی بلاؤں (یعنی بڑی مصیبتوں) کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالٰی جب کسی قوم کو آزمائش میں مُبتَلا فرما دیتا ہے، پھر جو آزمائش پر راضی رہا اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہوا اُس کے لئے ناراضی۔'' (سُنَن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۳۷۴ رقم الحدیث ۴۰۳۱ مطبوعہ دارالکتب المعرفہ بیروت)

پھونک دے جو مِری خوشیوں کے چمن کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم چاک دِل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

اپنے سے بڑے مصیبت زدہ کو دیکھو

صَبر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہوگی اور صَبر کرنا آسان ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا شَعْبی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے، ''اگر اپنے اوپر آئی ہوئی آفت کا لوگ اُس سے بڑی آفت کے ساتھ مُوازَنہ کرتے تو ضَرور بعض آفتوں کو عافیت جانتے۔ (تنبیہ المغترین الباب الثالث (عدم اعتبار شکرھم) ص ۲۱۲ طبع دارلبشائر دمشق)

نیکوں کی ریس کرو

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ المُتَوَکِّلین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عنبرین ہے، ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اللہ تعالٰی اُسے اپنے نزدیک شاکِر وصابر لکھ دے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دِین کے مُعامَلے (یعنی علم وعمل) میں اپنے سے بَرتَر کی طرف نظر کرے پس اُس کی پَیروی کرے اور دوسری یہ کہ دُنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے پس اللہ تعالٰی کی حمد کرے۔ (سنن التِرمذی ج۴ ص ۲۲۹ رقم الحدیث ۲۵۲۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے حالات ہیں آشکار
کیجئے دُور دُنیا کے رنج و اَلم

کون کس کی طرف دیکھے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھے ہوؤں پر رَشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جُستجو کریں اور مریض وغیرہ اپنے سے بڑے مریض کی طرف نظر رکھتے ہوئے شُکْر ادا کریں کہ مجھے فُلاں کے مقابلے میں تکلیف کم ہے۔ مثلاً جوڑوں کے دَرْد والا پیٹ کے دَرْد والے کو دیکھے کہ یہ مجھ سے زِیادہ اَذِیّت میں ہے، ٹی۔ بی والا کینسر کی طرف دیکھے کہ وہ بے چارہ زیادہ تکلیف میں ہے، جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا وہ اُس کی طرف دیکھے جس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے ہیں، جس کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی وہ وہ نابینا کی طرف نظر کرے۔ کم تنخواہ والا بے رُوزگار کی طرف، فلیٹ میں رہنے والا کوٹھی والے کو دیکھنے کے بجائے بے گھر کو دیکھے۔ شاید کوئی سوچے کہ نابینا اور کینسر والا کس کی طرف دیکھے؟ وہ بھی اپنے سے زیادہ تکلیف والوں کی طرف دیکھیں مثلاً نابینا اُس پر غور کرے جو نابینا ہونے کے ساتھ ہاتھ پاؤں سے بھی معذور ہو، اسی طرح کینسر والا غور کرے کہ فُلاں کینسر کے ساتھ ساتھ دِل کا مرض یا فالج بھی ہے۔ بہر حال دُنیا میں ہر آفت سے بڑی آفت مل جائیگی۔ خدا عزوجل کی قَسم ! سب سے بڑی مصیبت کُفر ہے ہر وہ مسلمان جو کتنا ہی بڑا مریض وغمزدہ ہو وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے ایمان کی نعمت سے نوازا اور کُفر کی مُصیبت سے محفوظ رکھا ہے۔

اَصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
کیوں تو یہ بات فراموش کیا جاتا ہے

صَبْر کرنے کا طریقہ

مصیبت پر صبر کو آسان بنانے کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت قلیلُ المدّت، عارِضی اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صبر کی صورت میں ملنے والا اجر و ثواب کبھی ختم نہ ہو گا۔ لہٰذا صبر میں ہی بھلائی ہے۔ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ''مصیبت جب نازِل ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ چھوٹی ہو جاتی ہے۔'' اس کا واقعی بَہت سوں کو تجربہ ہو گا مثلاً جب کوئی ٹینشن آتا ہے تو انسان دم بخود رہ جاتا ہے اور نیند اُڑ جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ عادی ہو جاتا ہے۔ اس کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے مثلاً کوئی مزے سے ٹی۔ وی دیکھ رہا ہو کہ یکا یک اُس کی آنکھوں سے چَراغ گُل ہو جائیں۔ یقیناً وہ رو رو کر آسمان سر پر اُٹھا لیگا۔ جبکہ جو پہلے سے نابینا ہوتا ہے وہ ہنسی مذاق سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ نابینا ہونا پُرانی بات ہو چکی ہے! اِس سے زِیادہ واضح مثال جس سے سب کو واسِطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں میّت (مَی۔یِت) ہو جائے تو رونا دھونا مچ جاتا ہے اور پھر دِھیرے دِھیرے سب غم غلط ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ خوشیوں، شادیوں، دھما چوکڑیوں کا سلسلہ از سرِ نو شروع ہو جاتا ہے۔

اگر یوں کرتا تو یوں ہوتا!

حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''طاقت وَر مؤمن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے اور دونوں میں بھلائی ہے جو کام تمہیں نَفْع دے اس کی حِرص کرو، اللہ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ مت کہو کہ ''اگر میں اس طرح کرتا تو یہ ہو جاتا۔'' بلکہ یوں کہو **قَدَرُ اللّٰہِ وَمَاشَآءَ اللّٰہُ فَعَلَ** اللہ تعالٰی کی تقدیر ہے اور اس نے جو چاہا کیا کیونکہ **لَوْ** (یعنی اگر) کا لفظ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۳۲ رقم الحدیث ۲۶۶۴ دار ابن حزم بیروت)

ایسا کیوں ہوا!

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے، میں اپنی زَبان پر اَنگارہ رکھنے کو اِس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ میں کسی چیز کے بارے میں یہ کہوں کہ ''ایسا کیوں ہوا؟''

اے مقدّر کی رُوٹھی ہواؤں سنو! حالِ دِل پر نہ یوں مسکراؤ سنو
آندھیو! گردِشو تم بھی سنو! مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میرے حامی و غمخوار ہیں

انتہائی نازُک مُعامَلہ

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر صدمے یا اِشتِعال کے سبب بعض لوگ **نَعُوذُ بِاللّٰہ** عزوجل کلِماتِ کُفر بک دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ عزوجل پر اِعتِراض کرنا اُس کو ظالم یا ضرورتمند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا یہ سب کُفریات ہیں اور یہ بھی یاد رہے! بلا اِکراہِ شَرعی ہوش و حواس کے عالَم میں صَریح کُفر بکنے والا اور وہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہلانے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ شادی شُدہ تھا تو اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا، کسی کا مُرید تھا تو بیعت ختم ہو جاتی اور زندگی بھر کے نیک اَعمال برباد ہو جاتے ہیں، اگر حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تجدیدِ ایمان یعنی نئے سِرے سے مسلمان ہونے کے بعد صاحبِ اِستِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے حج فرض ہو گا۔ لگے ہاتھوں پریشانیوں کے مواقع پر عموماً بکنے والے کُفریات کی مِثالیں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

”یا اللہ ایمان بچالے“ کے 16 حروف کی نسبت سے کلماتِ کُفر کی 16 مثالیں

(۱) جو کہے ”ہمیشہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا“ یہ کُفر ہے۔ (۲) جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا، اے اللہ تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲ مکتبۃ الرضویہ بابُ المدینہ کراچی) (۳) جو کہے، ”اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوُجود مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظُلم کیا“ یہ کہنے والا کافر ہے۔ (البحر الرّائق ج۵ ص ۲۰۹ کوئٹہ) (۴) جو کہے، ”اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے“ یہ کُفر ہے۔ (۵) جو کہے، ”اے اللہ عزوجل! مجھے رِزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر“ ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص ۲۶۰ کوئٹہ) (۶) تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر یا بلاعذرِ شرعی سیاسی پناہ لینے کیلئے ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جھوٹ موٹ عیسائی، یہودی، قادیانی یا کسی بھی کافِر و مُرتَد گروہ کا فرد لکھا یا لکھوایا تو کافِر ہوگا۔ (۷) کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھا کہ اگر آپ نے کام نہ کیا تو میں قادیانی یا عیسائی بن جاؤں گا۔ ایسا کہنے والا فوراً کافِر ہوگیا۔ یہاں تک کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ میں ایک سو ساٹھ سال کے بعد کافر ہو جاؤں گا وہ ابھی سے کافر ہوگیا۔ (۸) جو کہے، جب اللہ تعالیٰ نے مجھے دُنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخر پیدا کیوں کیا! یہ قول کفر ہے۔ (عالمگیری ج۲ ص ۲۶۲ کوئٹہ) (۹) کسی مِسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا، ”یا اللہ عزوجل فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اِسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور ایک میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخر یہ کیا انصاف ہے؟“ ایسا کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ۹ ص ۱۷۰ مکتبۃ رضویہ کراچی)

(۱۰) ”کافروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو سارا انتظام ہی اُلٹا ہے۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔ (۱۱) کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، ”اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔“ یہ بھی کُفریہ کلمہ ہے۔

(۱۲) کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا، اللہ تعالیٰ کو اِس کی ضرورت پڑی ہوگی یہ قولِ کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو محتاج قرار دیا۔ (فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص ۳۴۹) (۱۳) کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، اللہ عزوجل کو نہ جانے اس کی کیا ضرورت پڑ گئی جو جلدی بُلا لیا کہتے ہیں، اللہ عزوجل کو بھی نیک لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے جلد اُٹھا لیتا ہے (یہ سُن کر بات سمجھنے کے باوُجود بھی عموماً لوگ ہاں میں ہاں مِلاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں۔ کہنے والے کے ساتھ ساتھ ان سب پر بھی حکمِ کُفر ہے)

(۱۴) کسی کی موت پر کہا، یا اللہ عزوجل! اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے تَرس نہ آیا! ایسا کہنے والا کافر ہوگیا۔

(۱۵) جوان موت پر کہا، یا اللہ عزوجل! اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈھے یا بُڑھیا کو لے لیتا۔ یہ کہنا کفر ہے۔ (۱۶) یا اللہ عزوجل! آخر اس کی ایسی کیا ضرورت پڑ گئی کہ ابھی سے واپَس بلا لیا۔ ایسا کہنے والا کافر ہوگیا۔

مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃ المدینہ سے صِرف ایک روپیہ ہدیۃً پر رسالہ ”28 کلماتِ کفر مع تجدیدِ ایمان و نکاح کا طریقہ“ حاصل فرما کر ضرور مُطالعہ فرمائیے۔

الحمدللہ عزوجل شبِ بَرَاءَت کی آمد آمد ہے لہٰذا ۱۵ شعبانُ المعظم کی نسبت سے پندرہ سو یا ایک سو پندرہ یا کم از کم پندرہ خرید کر تقسیم فرما دیجئے۔ قابلِ اعتماد اخبار فروش کو دے دیجئے اور اخبار کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل گھر گھر پہنچا دیگا۔ اُس کو سمجھا دیجئے گا کہ اخبار پھینکنے کے بجائے ہاتھوں میں دے یا رکھ دیا کرے کہ عموماً ہر اخبار میں اللہ اور اُس کے پیارے رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارَک نام اور مذہبی مَضامین شامل ہوتے ہیں۔ شادی کارڈ وغیرہ میں بھی ایک ایک رسالہ ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے کفریات بکے ہوں گے اور آپ کا دیا ہوا رسالہ پڑھ کر اس نے توبہ کر لی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔

مجھے ہند کے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا، کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عُرس شریف میں اَجمیر شریف کی طرف جاتے اور آتے ٹرین میں ہندی میں ترجمہ کیا ہوا رسالہ ”28 کلماتِ کفر“ خوب تقسیم کیا۔ اس کو پڑھ کر سینکڑوں اَفراد نے توبہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کلماتِ کفر کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ سے ”ایمان کی حفاظت“ نامی کتاب بیس روپیہ ہدیۃً پر حاصل کر کے پڑھئے اور اس میں پانچ سو سے زائد کلماتِ کفر کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں مرا خاتمہ بالخیر ہو بہرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عزوجل

(۱۲) کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا، اللہ تعالیٰ کو اِس کی ضرورت پڑی ہوگی یہ قولِ کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو مُحتاج قرار دیا۔ (فتاویٰ بزازیہ ج ٦ ص ٣٤٩) (۱۳) کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، اللہ عزوجل کو نہ جانے اس کی کیا ضرورت پڑ گئی جو جلدی بُلا لیا کہتے ہیں، اللہ عزوجل کو بھی نیک لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے جلد اُٹھا لیتا ہے (یہ سُن کر بات سمجھنے کے باوُجود بھی عموماً لوگ ہاں میں ہاں مِلاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں۔ کہنے والے کے ساتھ ساتھ ان سب پر بھی حکمِ کُفر ہے)

(۱۴) کسی کی موت پر کہا، یا اللہ عزوجل! اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے تَرس نہ آیا! ایسا کہنے والا کافر ہوگیا۔

(۱۵) جوان موت پر کہا، یا اللہ عزوجل! اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈھے یا بُڑھیا کو لے لیتا۔ یہ کہنا کفر ہے۔ (۱٦) یا اللہ عزوجل! آخر اس کی ایسی کیا ضرورت پڑ گئی کہ ابھی سے واپَس بلا لیا۔ ایسا کہنے والا کافر ہوگیا۔

مزید تفصیلات کیلئے **مکتبۃ المدینہ** سے صِرف ایک روپیہ ہدیۃً پر رسالہ **"28 کلماتِ کفر مع تجدیدِ ایمان و نکاح کا طریقہ"** حاصل فرما کر ضرور مطالعہ فرمائیے۔

الحمدللہ عزوجل شبِ بَراَت کی آمد آمد ہے لہٰذا ١٥ شعبانُ المعظم کی نسبت سے پندرہ سو یا ایک سو پندرہ یا کم از کم پندرہ خرید کر تقسیم فرما دیجئے۔ قابلِ اعتماد اخبار فروش کو دے دیجئے اور اخبار کے ساتھ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل گھر گھر پہنچا دیگا۔ اُس کو سمجھا دیجئے گا کہ اَخبار پھینکنے کے بجائے ہاتھوں میں دے یا رکھ دیا کرے کہ عُموماً ہر اخبار میں اللہ اور اُس کے پیارے رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارَک نام اور مذہبی مَضامین شامل ہوتے ہیں۔ شادی کارڈ وغیرہ میں بھی ایک ایک رسالہ ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے کفریات بکے ہوں گے اور آپ کا دیا ہوا رِسالہ پڑھ کر اس نے توبہ کرلی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ مجھے **ھِند** کے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا، کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عُرس شریف میں اَجمیر شریف کی طرف جاتے اور آتے ٹرین میں ھندی میں ترجمہ کیا ہوا رِسالہ "28 کلِماتِ کفر" خوب تقسیم کیا۔ اس کو پڑھ کر سینکڑوں اَفراد نے توبہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کلماتِ کفر کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ سے **"ایمان کی حفاظت"** نامی کتاب بیس روپیہ ہدیہ پر حاصل کر کے پڑھئے اور اس میں پانچ سو سے زائد کلمات کفر کی مِثالیں پیش کی گئی ہیں۔

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں مِرا   خاتمہ بالخیر ہو بہرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عزوجل

غم سہنے کا ذہن بنا لیجئے

مُصیبت پر صبر کیلئے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صبر کا عَزْم کر لیا جائے۔ مثلاً یہ تصوُّر کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہوگئی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل میں صبر کروں گا، اگر نوکری چلی گئی یا انٹرویو میں فَیل ہوگیا یا میرے اندر کوئی مستقل جسمانی عیب پیدا ہوگیا مثلاً لنگڑا، کانا یا اندھا ہوگیا یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری

غم سہنے کا ذہن بنا لیجئے

مُصیبت پر صبر کیلئے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صبر کا عزم کرلیا جائے۔ مثلاً یہ تصوُّر کرلیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہوگئی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل میں صبر کروں گا، اگر نوکری چلی گئی یا انٹرویو میں فَیل ہوگیا یا میرے اندر کوئی مستقل جسمانی عیب پیدا ہوگیا مثلاً لنگڑا، کانا یا اندھا ہوگیا یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کردی تو صَبر کر کے اجر حاصل کروں گا۔ اگر واقعی مصیبت آ بھی جائے تو پھر اپنے عزمِ صبر پر قائم رہا جائے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے، ''جس کو صَبر نہ آئے وہ تکلُّفاً صبر اختیار کرے، اس لئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، ''جو تکلُّفاً صبر کرے گا اُس کو صبر عطا فرمادے گا۔'' چُنانچِہ صَبر کے حصول کیلئے اُس کے فضائل اور بے صبری کے دُنیوی و اُخْروی (اُخْ۔رَ۔وِی) نقصانات کے بارے میں غور کیا جائے، اپنے آپ کو عِبادات میں مشغول رکھا جائے، اِس طرح کرنے سے بھی معصیت کی طرف سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل توجہ ہٹ جائے گی اور صَبر کرنا آسان ہوگا۔ بعض حُکَماء کا قول ہے، ''تین چیزوں میں غور نہ کر (۱) اپنی مفلسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حِرص میں زیادتی ہوگی۔ (۲) تیرے اوپر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دِل میں کینہ بڑھے گا اور غصہ باقی رہے گا۔ (۳) دُنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عمر ضائع کردے گا اور عمل کے مُعاملے میں ٹالم مٹول سے کام لے گا۔'' لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دُنیوی تفکُّرات (تَ۔فَکْ۔کُرات) پر جان کھپانے کے بجائے آخرت کے معاملات میں اس طرح مُنہمِک ہوجائیں جیسا کہ ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کا مَدَنی انداز تھا۔

کیا حال ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار سے کسی نے پوچھا، کیا حال ہے؟ فرمایا، اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر (یعنی آخرت) کی طرف جانے کی فِکر میں لگا ہوا ہو اور یہ نہ جانتا ہے کہ جنت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانہ ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کو صِرف آخرت کی دُھن ہوتی تھی ان کا دستور تھا کہ کیسی ہی فاقہ مستی اور تنگدستی ہوتی اور ذرّہ برابر اس کی پرواہ نہ کرتے کیونکہ ان نُفوسِ قدسیہ کا ذِہن بنا ہوا تھا کہ دُنیا کی تکالیف میں تو جُوں تُوں کر کے گزارا ہو ہی جائے گا لیکن قبر و آخرت میں اگر تکالیف کا سامنا ہوا تو بُری طرح پھنس جائیں گے۔ اس سے ہمارے وہ اسلامی بھائی بھی عبرت حاصل کریں جو دُنیا کی تنگدستی کیلئے تو فِکر مند ہوتے ہیں مگر آخرت کی مشکلات سے نَجات کی طرف کوئی توجّہ نہیں ہوتی! حالانکہ دُنیوی تنگدستی جس سے یہ پریشان ہیں آخرت میں اِس کیلئے چھٹکارے کا سامان ہے۔ مَصائب و آلام پر صَبر کا ذِہن بنانے کیلئے خوب **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ ترغیب کیلئے مدنی قافلوں کی ایک بہار مُلاحظہ فرمائیے، چُنانچہ

جوشیلا مبلّغ

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مَدَنی قافِلہ جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں بارہ دِن کیلئے سنّتوں کی تربیت کی خاطر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا،اُس کے سامنے والے گھرمیں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صرف دو دِن ساتھ رہنے کیلئے تیار ہوئے اور مدنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوگئے۔ صِرف دو دِن مدنی قافلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں سب کو نمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ گھر کے بااثر فرد تھے۔ الحمدللہ عزوجل تقریباً سبھی نے نماز پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جاکر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو ٹی۔وی کی تباہ کاریاں بتا کر اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرایا۔ الحمدللہ عزوجل باہمی رِضامندی سے گھر سے ٹی۔وی نکال دیا گیا۔ دوسرے دِن صُبح کپڑوں پر استری کرتے ہوئے اچانک اُنہیں کرنٹ لگا اور بقول گھر والوں کے زَبان پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہوا اور فوراً دَم نکل گیا۔ اللہ عزوجل مرحوم کی مغفِرت فرمائے۔ مرحوم خوش نصیب تھا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگیا۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی کلِمۂ طیِّبہ) ہو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ (ابو داؤد ج ۳ ص ۱۵۵ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا　　مِرے مولیٰ عزوجل تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوا اِلَی اللہ!　　اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگدستی واِفلاس وغیرہ سے بزدل ہو کر خودکشی کی راہ اختیار کرنا خدا عزّوجل کی قسم! سخت غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رِضا جوئی اور آخِرت کی بہتری کیلئے خوش دِلی کے ساتھ ان تکالیف ومصائب پر صَبر کرنا چاہئے اور اگر کرنی ہی ہے تو خودکُشی نہیں "نَفس کُشی" کرنی چاہئے۔ آہ! شیطان مَردُود نے ہماری نفسانی خواہشات کو اُبھار کر ہمیں کیسی کیسی برائیوں میں مُبتَلا کر رکھا ہے! کاش! ہم "نفس کُشی" یعنی نَفس کو مارنے میں ایسے مصروف ہو جائیں کہ اس حدیثِ پاک، "مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا" "یعنی مرجاؤ مرنے سے پہلے" (کشف الخِفاء حرف المیم ج ۲ ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۲۶۶۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) کا مِصداق بن جائیں اور دولت کی فَراوانیوں اور غُربت کی پریشانیوں سے بے نیاز ہو جائیں۔ یقین مانئے مالدار کے مقابلے میں غریب ونادار فائدے میں ہے، چُنانچہ

آہ! بے چارے مالدار !!

امام الأنصارِ وَالمہاجرین، سیدالفقراءِ وَالمساکین، جنابِ رحمۃٌ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ دل نشین ہے، "بروزِ قیامت فُقَراء مالداروں میں پانچ سو سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔ اَلخ (سُنن الترمذی ج ۴ رقم الحدیث ۲۳۶۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ایک رِوایت میں ہے، فرمایا، اللہ تعالیٰ بال بچوں والے غریب اور سُوال سے بچنے والے مسلمان سے بہت محبت فرماتا ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۴۳۲ رقم الحدیث ۴۱۲۱ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی عزّوجل   نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی عزّوجل

خودکُشی کا ایک سبب عشقِ مَجازی

آئے دن اَخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ فُلاں یا فُلانہ نے اپنی پسند کی شادی میں گھر والوں کی رُکاوٹ کے سبب مایوس ہو کر خودکُشی کر لی۔ نُمونتاً "روزنامہ نوائے وقت" (کراچی ۴ اگست ۲۰۰۴ء) کی دو خبریں مُلاحظہ فرمائیں،

۱۔ پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا۔

۲۔ مَحبت میں ناکامی پر دادو (سندھ) کے نوجوان نے خودکُشی کر لی۔

اس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔ عُریانی وفُحاشی، مخلوط تعلیم، بے پردَگی، فلم بینی، ناولوں اور اخبارات کے عِشقِیّہ وفِسقِیّہ آرٹیکلز کا مطالعہ وغیرہ عشقِ مجازی کے اَسباب ہیں۔ لاشُعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ والِدین اگر شروع ہی سے اپنے بچوں کو دوسروں کی بچیوں اور مُنّیوں کو دوسروں کے مُنّے کیساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعْی کریں تو عشقِ مجازی سے کافی حد تک چھٹکارا مِل سکتا ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے اللہ عزّوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دَرْس دینا

چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں **مَحَبّتِ رَسُول** صلی اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہوگئی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل عشقِ مجازی سے محفوظ ہو جائے گا۔

محبت غیر کی دِل سے نکالو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خودکُشی کا ایک سبب بے رُوزگاری

بے رُوزگاری یا قرضداری سے تنگ آ کر بھی بعض لوگ خودکُشی کی راہ لیتے ہیں، آسائشوں، عُمدہ غِذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کے اندر سَجاوٹوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سُنہرے خواب بھی اس کے اسباب ہیں، اگر رہنے سہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا مَدَنی ذِہن بن جائے تو قلیل آمدَنی پر گزارہ کرنا آسان ہو جائے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان خودکُشی جیسا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کرے۔ دراصل علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بھی ایسا ہو رہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ فُلاں عالم یا پیش اِمام صاحِب نے خودکُشی کرلی! حالانکہ حضراتِ علمائے کرام کی اکثریت قلیل آمدَنی پر گزارہ کرتی ہے۔

دولت کی فَراوانی ہے مانگنا نادانی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مَحبت ہی دَراصْل خزینہ ہے

سب کی روزی اللہ عزّوجل کے ذمّۂ کرم پر ہے

کاش! روزگار کے مُعاملے میں ہمارا اللہ عزوجل پر حقیقی معنوں میں تَوکُّل (بھروسہ) قائم ہو جائے۔ وُہی چیونٹی کو کَن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے، ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ چُنانچہ بارھویں پارے کی ابتداء میں ارشادِ باری عزوجل ہے،

وما من دآبة فی الارضِ الا عَلَی اللّٰہ رزقھا (پ ۱۲ ھود ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ عزوجل کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

پرندوں کی روزی کی مثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ عزّوجل نے ہر ایک کی روزی تو اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قدر نادان ہے جو رِزق کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر مغفِرت کی طلب میں دِل نہ جلائے۔ حدیث شریف میں ہے، ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ عزّوجل تمہیں اِس طرح رزق عطا فرمائے گا جس طرح پرندوں کو رِزق عطا فرماتا ہے کہ وہ صُبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔'' (سُنن التّرمذی ج۴ ص ۱۵۴ رقم الحدیث ۲۳۵۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

مال و دولت نہ دے کوئی ثَروت نہ دے — چاہے عزّت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے

بلکہ دنیا کی کوئی مسرّت نہ دے — تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

خودکُشی کا ایک سبب گھریلو شکر رَنجیاں

خودکُشی کا ایک بہُت بڑا سبب گھریلو ناچاقیاں بھی ہیں۔ چُنانچہ ''روزنامہ نوائے وقت'' (۵ اگست ۲۰۰۴ء) کی خبر ہے، ''ایک نوجوان نے روہڑی تھانے کی حدُود میں گھریلو مسائل سے تنگ آ کر خودکُشی کر لی۔'' آہ! شیطان مردود نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں سے دُور کر کے ہمارے گھروں کا سُکون برباد کر دیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رَہ گیا ہے۔ گھریلو زندگی کی اسلامی وَاَخلاقی قدریں پامال ہو گئیں۔ علمِ دین سے دُوری اور سنّت کے مطابق اَخلاقی تربیّت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعِث گھر کے تمام افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں، لہٰذا گھریلو جھگڑوں سے تنگ آ کر کبھی بیوی خودکُشی کر لیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی بیٹی خودکُشی کر دیتی ہے تو کبھی بیٹا یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر **مکتبۃ المدینہ** کی طرف سے جاری کردہ **مَدَنی مُذاکرہ یا سنّتوں بھرے بیان** کا ایک کیسیٹ روزانہ سُننا اور **فیضانِ سنّت** کا گھر میں روزانہ دَرس جاری کرنا اور اپنے گھر میں **دعوتِ اسلامی** کا مدنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نمازی اور سنّتوں کا عادی ہوگا ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ نشین گھرانوں سے اِنْ شَاءَ اللہ عزّوجل آپ کو کبھی بھی خودکُشی کی منحوس خبر سننے کو نہیں ملے گی۔ یہ آفت بے نَمازی، فیشن پرستوں، فِلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں صِرف دُنیوی تعلیم کو سب کچھ سمجھنے والوں اور بے عَمَلی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ خدا عزّوجل کی قسم! مجھے خودکُشی کرنے والے ہر مسلمان سے ہمدردی ہے، لوگ شاید ان سے نفرت کرتے ہوں مگر مجھے ان پر شفقت ہے جبھی تو ''**خودکُشی کا علاج**'' کے عُنوان پر بیان کر رہا ہوں، یقین مانئے اگر ہر مسلمان دعوتِ اسلامی والا بن جائے تو اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے مسلمانوں سے خودکُشی کی نُحُوست کا جڑ

سے خاتمہ ہوجائے گا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم عزّوجل سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ عزّوجل! مِری جھولی بھرے

کُفّار کی جہنّم میں چھلانگ

یاد رہے کہ اب بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں کُفّار میں خودکُشی کا رُجحان (رُج۔حان) کئی گُنا زائد ہے۔حتّٰی کہ اس فِعل میں مدد کیلئے وہاں باقاعدہ تحریکیں قائم ہیں۔ میری ناقِص معلومات کے مطابق ان کے یہاں ایسی میوزیکل غَزلیں بھی ہیں جو احمق کافِروں کو خودکُشی پر بَراَنگیختہ کرکے جہنّم میں چھلانگ لگوادیتی ہیں! یہ لوگ دُنیوی معاملات میں لاکھ ترقّی کرلیں مگر یقین مانئیں سب کے سب کُفّار بےوقوفوں کے سردار ہیں، خداعزّوجل کی قسم! عقلمند وُہی ہیں جن کی عقل نے دامنِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تھام کر خُدائے احکم الحاکمین جلّ جلالہٗ کی بارگاہِ عالی میں سرِ نیاز جھکادیا۔

دامنِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا جس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوگئے اُس کا زمانہ ہوگیا

خُود کُشی کا اَہَم سبب مایوسی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خودکشی کا سب سے اہم سبب ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن اور مایوسی یعنی Depression ہے جس کی وجہ سے دماغ مَفلوج ہوجاتا اور مَدَنی ذِہن نہ ہونے کے باعث بعض اوقات آدمی خودکشی کا عَزم کرلیتا ہے، وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر سمجھ بیٹھتا ہے کہ مجھے اس سے سکون ملے گا مگر اس طرح وہ خوفناک بےسکونی کا سامان کرگزرتا ہے۔

خوشیاں نہ دو نہ دو مجھے دُنیا کی راحتیں غم میں تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم! رہوں بےقرار میں

وُضو اور رَوزہ کے حَیرت انگیز فوائد

ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن اور مایوسی کا ایک رُوحانی علاج وُضو اور روزہ بھی ہے، کُفّار بھی اِس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک کافِر ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ میں نے ڈپریشن یعنی مایوسی کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ سے روزانہ پانچ بار ہاتھ، مُنہ دھلوائے تو مرض میں بہت اِفاقہ ہوگیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اِعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دِن میں کئی مرتبہ ہاتھ مُنہ اور پاؤں دھوتے ہیں یعنی وُضو کرتے ہیں۔ ایک اِنگریز ماہرِ نفسیات سِگمنڈ فرائیڈ (Sigmend Fride) نے روزوں کے فوائد کا اِعتراف کرتے ہوئے بیان دیا ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

عمامہ باندھنا مایوسی کا علاج ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنّتوں پرعمل خاص طور پر مُستَقِلاً عمامہ شریف پہننا بھی ذہنی دباؤ سے نَجات پانے اور اپنے اندرحِلم وقُوّت برداشت پیدا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔چُنانچہ حدیث شریف میں ہے ''عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا'' (یعنی قوتِ بُردباری میں اِضافہ ہوگا) (المُستدرک لحاکم ج ۵ ص ۲۷۲ رقم الحدیث ۷۴۸۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

عمامہ اور سائنس

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق مستقِل طور پر عمامہ شریف سجانے والا خوش نصیب مسلمان خون کی وجہ سے جَنَم لینے والی بعض بیماریوں اور فالج سے محفوظ رہتا ہے۔کیونکہ عمامہ شریف سجانے کے بَرَکت سے دِماغ کی طرف جانے والی خون کی بڑی بڑی نالیوں میں خون کا دباؤ بس صِرْف ضَرورت کی حد تک رَہتا ہے اور غیر ضَروری خون دِماغ تک نہیں پہنچ پاتا !! لہٰذا امریکہ میں فالج کے علاج کیلئے '' عِمامہ نُما ماکس '' بنایا گیا ہے۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں　　　واہ دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

سانس کی وَرزِش

ٹینشن اور ڈِپریشن کم کرنے کے لئے عملِ تَنَفُّس یعنی سانس کی وَرزِش مفید ہے۔اس کے لئے فَجر کا وقت بہتر ہوتا ہے کہ اُس وقت عموماً دھواں اور شوروغُل نہیں ہوتا۔یہ عمل کسی ہوادار کم روشنی والے کمرے میں کیجئے۔اسلامی بھائی برآمدہ سے اتنی دُور ہوں کہ کسی کے گھر میں نظر نہ پڑے اور اسلامی بہنیں بھی اس قدَر دُور کھڑی ہوں کہ کوئی غیر مرد ان کو نہ دیکھ سکے نیز ان کی بھی کسی غیر مرد پر نظر نہ پڑے۔اس کا طریقہ نہایت آسان ہے، پہلے اپنی انگلی ناک کے اُلٹے نتھنے پر (یعنی سوراخ کے قریب) رکھ کر معمولی سا دبائیں اور ناک کی سیدھی جانب سے سانس لیں اب سیدھی طرف سے دبائیں اور اُلٹی جانب سے سانس نکال دیں۔اس طرح کم از کم تیس بار یہ عمل دُہرائیں۔اگر اس سے زائد بھی کرلیں تو کوئی حَرَج نہیں۔اس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آپ ٹینشن میں کمی اور کافی فَرحت محسوس کریں گے۔

پریشانی کی طرف سے توجُّہ ہٹادیں

ایک طریقۂ علاج یہ بھی ہے کہ اپنی پریشانی کے متعلّق سوچنا ترک کردیجئے۔ اگر سوچتے رہیں گے کہ میں بہت بیمار ہوں، میں پریشان ہوں، میں سراپا مسائل ہوں تو اس سے پریشانی اور ذِہنی دباؤ میں مزید اِضافہ ہوگا اور آپ اندر ہی اندر گُھلتے چلے جائیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا امیرُ المؤمنین علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجھہ الکرِیم فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا، ''مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقُمَ بَدَنُہٗ'' یعنی جس کی فکریں زیادہ ہوجاتی ہیں اُس کا بدن سَقیم (یعنی بیمار) ہوجاتا ہے۔''

(شُعَب الایمان ج ۶ ص ۳۴۲ رقم الحدیث ۸۴۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دل کو سکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں سوز و گداز تو ہے فقط کوئے یار صلی اللہ علیہ وسلم میں

سبز گنبد کے تصوُّر کا طریقہ

چلئے! اپنے ذِہن کو تازہ بلکہ تازہ ترین کرنے کیلئے تیسرا مدَنی طریقہ بھی سُن لیجئے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی وقت کم روشن، ہوادار اور پُرسکون جگہ پر لیٹ کر بہترین پُر فضا مقام کا تصُّور قائم کیجئے اور یہ تصوُّر حقیقت سے قریب تر ہو۔ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً میں واقع گنبدِ خضراء کا حسین منظر مرحبا! یہ کہ دنیا کے ہر حسین منظر سے حسین تر ہے۔ گنبدِ خضرا کا تصوُّر باندھئے۔ **مکتبۃُ المدینہ** سے **تصوُّرِ مدینہ** کا کیسیٹ ھدِیۃً حاصل کرکے اس کے ذَرِیعے بہتر طریقے پر ''**تصوُّرِ مدینہ**'' قائم کیا جاسکتا ہے۔

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارا ہے کس قدر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

یہ رہا سبز گنبد!

آپ نے بارہا تصور میں سبز سبز گنبد دیکھا اور جس خوش قسمت نے حقیقت میں دیکھا ہے اُس کے لئے تصوّر کرنا مزید آسان ہوگا۔ شُروع میں ہلکا ہلکا عَکس محسوس ہوگا پھر اس کو حقیقت سے قریب تر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوتو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزّ وجلّ آپ بے ساختہ پکار اُٹھیں گے، **یہ رہا سبز سبز گنبد!** پھر خیال کیجئے صُبح کا سُہانا وقت ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جھومتی ہوئی، سبز سبز گُنبد کو چومتی ہوئی، اس کے گِرد گھومتی ہوئی مجھے بَرَکتیں دے رہی ہے، مجھے چھو رہی ہے اور اس کے سبب مجھے پُر کَیف ٹھنڈک محسوس ہورہی ہے، پھر یہ بھی تصوُّر کیجئے کہ سبز گنبد شریف پر ہلکی ہلکی بُوندا باندی نچھاور ہورہی ہے اور وَہاں سے بَرَکتیں لئے باریک باریک بُوندکیاں مجھ پر بھی پڑ رہی ہیں۔ کچھ دیر کیلئے اس دلفریب اور دلگداز منظر میں کھوجایئے۔

درِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش تھی میں پہنچ گیا ہوں خیال میں

نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر نہ سفر کی پاؤں میں دُھول ہے

ہوسکے تو ہر روز اسی طرح تصوُّر کیجئے اُن کی رَحمت سے کیا بعید کہ سچ مُچ پردے اُٹھ جائیں اور عاشقانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت

میں گنبدِ خضرا کے جلوے دیکھ لیں۔ روزانہ کم از کم سات مِنٹ ایسا کیا کریں تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن بہت کم ہو جائے گا اگر یقین نہیں آتا تو تجربہ (تَجْ۔ رِ۔ بہ) کر لیجئے۔

گنبدِ خضرا خدا عزوجل تجھ کو سلامت رکھے   دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بُجھا لیتے ہیں

پیدل چلنے کے فوائد

ذِہنی دباؤ اور اَعصابی کھِچاؤ کم کرنے کے لئے ذِہنی ورزش کے علاوہ روزانہ تیس مِنٹ بلکہ ایک گھنٹہ تک مسلسل پیدل چلنا چاہئے۔ دُرود شریف پڑھتے جایئے اور لگاتار چلتے جایئے۔ چلنے میں یہ کوشش فرمایئے کہ پاؤں کے پنجوں پر قدرے وَزن پڑتا رہے۔ چلنے کیلئے فجر کا وقت بہتر ہے۔ اُس وقت ماحول عموماً گاڑیوں کے دھوئیں سے پاک، فضاء میں نکھار اور ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ رِوایت کے مطابق جنّت میں ہر وقت اسی وقت کا سا سماں ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا ہاضمہ دُرُست ہوگا، آپ کے اَعْضاء بہتر طور پر کام کریں گے، دَورانِ خون تیز ہوگا اور خون کی گردِش تیز ہونے سے جسم سے ایک خاص قسم کا زَہریلا مادّہ خارج ہوتا ہے، جس کی خاصیّت اَفیوں سے ملتی جُلتی ہے۔ اس کے خارج نہ ہونے سے مختلف دَردوں اور تکالیف میں اِضافہ ہوتا رَہتا ہے۔ اگر مسلسل پیدل چلنے والی ورزِش کیا کریں گے تو تو یہ زَہریلا مادّہ جسم سے خارج ہوتا رہے گا جس سے مختلف جسمانی تکالیف سے راحتیں ملیں گی، ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن میں کمی آئے گی اور اگر کولیسٹرول بھی زائد ہوا تو وہ بھی خارج ہوگا اور دماغ کو تازگی مُیسّر آئیگی۔ جب ذِہن تروتازہ رہے گا تو خودکُشی کا خیال کبھی بھی قریب نہ آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

اے بےکسوں کے ہمدم دنیا کے دُور ہوں غم   بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ

بیمار بادشاہ

کہتے ہیں، دو پڑوسی مُلکوں کے بادشاہوں میں یارانہ تھا، ان میں ایک طرح طرح کے اَمراض اور ٹینشن سے تنگ جبکہ دوسرا خوش حال اور صحت مند تھا۔ ایک بار بیمار بادشاہ نے تندرُست بادشاہ سے کہا، میں ماہر طبیبوں سے علاج کروانے کے باوجود حصولِ صحت میں ناکام ہوں، آپ کس طبیب سے علاج کرواتے ہیں؟ صحت مند بادشاہ نے مُسکرا کر کہا، میرے پاس دو طبیب ہیں، مریض بادشاہ نے کہا، برائے کرم! مجھے بھی ان سے مِلوا دیجئے، اگر انہوں نے میرا علاج کر دیا تو اُن کو مالا مال کر دوں گا۔ صحت مند بادشاہ ہنس پڑا اور کہنے لگا، میرے طبیب میرا بِالکل مُفت علاج کرتے ہیں! اور وہ دو طبیب ہیں میرے دونوں پاؤں! اور طریقِ علاج یہ ہے کہ ان کے ساتھ میں خوب پیدل چلتا ہوں لِہٰذا میری صحت اچھی رَہتی ہے اور آپ غالباً زِیادہ تر بیٹھے رہتے، پیدل چلنے سے کتراتے اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بھی سُواری پر آتے جاتے ہیں لِہٰذا خود کو بیمار اور ذِہنی دباؤ کا شکار پاتے ہیں۔

کبھی مِنبر سے رَوضے تک کبھی روضے سے مِنبر تک   اِدھر جاؤں اُدھر جاؤں اِسی حالت میں مرجاؤں

شیطان کے وَسوَسوں کا رَد کیجئے

جب کوئی بیمار، بے رُوزگار، قرضدار، سخت ٹینشن کا شکار یا کوئی غصیلا اور جذباتی آدمی دِلبرداشتہ، یا کوئی امتحان میں فیل ہونے پر طعنہ زنی سے خائف یا پسند کی شادی میں جب ناکام ہوجاتا ہے تو شیطان ہمدرد بن کر آتا اور بہکاتا ہے کہ تم اتنے پریشان ہو تو آخر خودکشی کیوں نہیں کرلیتے کہ ان جھنجٹوں سے جان چھوٹے۔ جذباتی مرد وعورت کی عقل چونکہ ایسے مواقع پر ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور اس طرح وہ خودکُشی پر کمربستہ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا شیطان جب وَسوسے ڈالے تو ایسی صورت میں آپ بالکل ٹھنڈے دِماغ سے شیطان کے وَسوسوں کو رَدّ کیجئے اور خودکُشی کے دُنیوی نقصانات اور اُخروی عذابات کو خیالات میں دُہرایئے۔ اوّلاً یہ فعل اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض اور عزیز واقارِب کو غمگین کرنے والا اور ہمارے دشمنوں یعنی شیاطین اور ان کے مُتّبعین یعنی کافرین کو راضی کرنے والا ہے۔ ثانیاً اس سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ خودکُشی کرنے والے کے عزیز واقارب دُکھوں اور پریشانیوں میں مزید گِھر جاتے ہیں۔ ثالِثاً خودکشی سے جان چھوٹتی نہیں بلکہ مزید اور وہ بھی شدید پھنس جاتی ہے۔ تو اُس شخص کیلئے کس قدَر نقصان اور خُسران کی بات ہوگی جو شیطان کے وسوسوں میں آکر خودکُشی کرکے اپنے پاک پروردگار عزّوجل کی ناراضگی کی صورت میں خود کو عذابِ قبر وحشر ونار کا حقدار بنالے۔ نیز یہ کیسی بے مُرَوّتی اور بے وفائی ہے کہ خاندان والوں اور عزیزوں کے گلے میں بدنامی، شرمندگی کا ہار ڈال کر دُنیا سے رُخصت ہو۔ نیز خود اپنے دشمنوں کو بھی خوشی فراہم کرتا چلے۔ لہٰذا اگر کسی کو خودکشی کیلئے شیطان تیار کرنے کی ناپاک کوشش کرے تو اُس کو چاہئے کہ اس مردود کو بالکل مایوس کردے اور ایمان پر استِقامت کے عزم سے اُس دُزدِ رجیم (یعنی مردود چور) کا اس طرح کہہ کر مُنہ پھیر دے کہ میں کیوں کروں خودکُشی؟ خودکُشی کرے میری بلا، مجھے تو اپنے ربّ عزّوجل کے فضل وکرم سے بہت اُمید، اُمید اور اُمید ہے، اور خودکشی تو وہ کرے جسے اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے مایوسی ہو۔ الحمدللہ عزّوجل، اللہ عزّوجل کی رَحمت بہت زبردست ہے۔ وہ ضَرور ضرور میری پریشانیاں بھی دُور فرمائے گا اور مجھ گنہگار کو مَحض اپنے فضل وکرم سے بِلا حساب وکتاب بخش بھی دے گا۔ اگر بالفرض بظاہر پریشانیاں دُور نہیں بھی ہوتیں تب بھی میں اُس کی رِضا پر راضی ہوں میں خودکُشی کرکے اپنی آخرت کو داؤ پر لگا کر ہرگز تجھے خوش نہیں کروں گا۔

بِسْمِ اللہ کے سات حُروف کی نسبت سے سات روحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! پریشانیوں کا تعلُّق قلب وروح سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ان سے نَجات پانے اور سُکونِ قلب بڑھانے کیلئے روحانی علاج بھی سماعت فرمایئے۔

(۱) غم کا علاج

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ساٹھ بار روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل تمام رنج وغم دُور ہو نگے اور دِل کی گھبراہٹ کے لئے بھی یہ عمل مُفید ہے۔

(۲) روزی میں بَرَکت کا بہترین نُسخہ

اگر بے رُوزگاری سے تنگ ہیں تو اِس نُسخہ پر عمل کیجئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حُضُورِ انور ، مدینے کے تاجور، روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی مُفلِسی وتُنگدستی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم گھر میں داخِل ہوا کرو تو سلام کر کے داخِل ہوا کرو، خواہ کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سَلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھو۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ عزوجل نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی۔ (تفسیرِ قُرطبی: سورۃ الاخلاص ج ۱۰ ص ۱۸۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

(۳) گھریلو اِتّفاق کا عمل

سب گھر والوں میں اِتّفاق کے لئے بعد نمازِ جُمعہ لاھوری نمک پر ایک ہزار ایک بار یَاوَدُوْدُ پڑھیں (اوّل آخر دس دس بار دُرود شریف) اور اُس وقت سے اس نمک کا برتن زمین پر نہ رکھیں، وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی میں ڈالیں، سب کھائیں، مولیٰ تعالیٰ سب میں اِتّفاق پیدا کرے گا۔ ہر جُمعہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کریں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ جدید ص ۲۱۲)

(٤) دُشواری کے بعد آسانی

حضرتِ علامہ امام شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی ''طبقاتِ کُبریٰ'' میں حُضور غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، اِبتِدء مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیات جاری ہوگئیں۔

فان مع العسر یسرًا ۙ ان مع العسر یسرًا ؕ (پ ۳۰ الم نشرح ، آیت ۵،۶)

ترجمۂ کنزالایمان : تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

الحمدللہ عزوجل ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہوگئیں۔

مصیبت زدہ اور مریض کو چاہئے کہ سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی اُسی ادا کو یاد کرکے بے تابانہ زمین پر لیٹ جائے اور سورۂ الم نشرح کی آیت نمبر ۵ اور ۶ پڑھے۔ اللہ عزوجل چاہے گا تو بطفیلِ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام مشکل آسان ہوگی۔

مِری مشکلوں کو تو آسان کردے　　　مِرے غوث رضی اللہ عنہ کا واسِطہ یاالٰہی عزوجل

(۵) عشقِ مجازی سے چھٹکارے کا عمل

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرحیم ؕ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظّٰلمین ؕ

اللّٰہ نور السمٰوٰتِ والْارض ؕ لاتاخذہ سنۃ و لانوم ؕ

باوُضو تین بار پڑھ کر (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پانی پر دم کرکے پی لیں یہ عمل چالیس دِن تک کریں۔ نماز کی پابندی ضَروری اَشَدّ ضَروری ہے۔

مَدَنی پھُول

اگر کوئی عشقِ مجازی کی آفت میں پھنس جائے تو اس کو چاہئے کہ صَبر کرے۔ شادی سے قبل ملنا بلکہ ایک دوسرے کو دیکھنا نیز خط و کِتابت، فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ ہر وہ فعل جو اس عشق کے سبب کیا جائے حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اپنے مجازی عِشق کیلئے حضرتِ سیِّدُنا یُوسف علیٰ نَبِینا وَعلیہِ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام اور زُلیخا کے قِصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت و حرام ہے۔ یادرہے! عِشق صِرف زُلیخا کی طرف سے تھا، حضرتِ سیِّدُنا یُوسف علیٰ نَبِینا وَعلیہِ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کا دامن اس سے پاک تھا۔ ہر نبی معصوم ہے۔

(٦) قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک

تاحُصولِ مُراد ہرنماز کے بعد ۱۱،۱۱ باراورصُبح وشام ۱۰۰،۱۰۰ بارروزانہ (اوّل آخر ایک بارد ُرودشریف) پڑھئے۔اس دُعاء کے بارے میں حضرت مولیٰ مُشکِل کشاعلیُّ المرتضٰی،شیرِ خدا کرّمَ اللہ وجھہ الکریم کاارشادِشفقت بُنیاد ہے، ''اگرتجھ پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگاتو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اداہوجائے گا۔''

صبح و شام کی تعریف

آدھی رات کے بعد سے لے کرسورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صُبح** اورابتِد اءِوقتِ ظہر سے غُروبِ آفتاب تک **شام** کہلاتی ہے۔

(٧) برائے رِزق اور ادائے قرض

یا مسبب الاسباب

پانچ سوبار (اوّل آخر گیارہ باردُرودشریف) یہ عمل نَمازی اسلامی بھائی یااسلامی بہن بعدنمازِ عشاء ننگے سر کُھلے آسمان تلے کھڑے کھڑے پڑھے۔ (ایسی جگہ پر یہ عمل کیجئے جہاں نامَحرم پراورکسی کے گھر کے اندرنظر نہ پڑے۔)

یا بَاسِطُ

روزانہ بعدنمازِفجر دُعاء کے بعددَس بار (اوّل آخر ایک باردُرودشریف) پڑھ کردونوں ہاتھ مُنہ پر پھیرلیں۔

مَدَنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی خواہش کے بدلے ہم نیکیوں میں بَرَکت کی خواہش کرتے اوراس کے لئے بھی کوئی عمل کرتے۔

مَدَنی مشورہ

وِرد شُروع کرنے سے پہلے کسی سُنّی عالم یا قاری صاحِب کوسناد یجئے۔

مَدَنی التجاء

اِس رسالہ میں دیاہواکوئی بھی وِرد کرنا چاہیں توشُروع کرنے سے قبل سرکارِغوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام کے ایصالِ ثواب کیلئے گیارہ یاایک سوگیارہ روپے کی اورکام ہوجانے کی صورت میں سرکارِ اعلٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے پچیس یاایک سوپچیس روپے کی دینی کتابیں تقسیم کیجئے۔ (رقم کم وبیش کرنے میں مُضایقہ نہیں۔)